دوستوں اور خیر خواہوں کی مدد درکار ہوتی ہے کہ وہ معیار سے گرنے تو وہ اسے متنبہ کر دیا کریں۔

○

آپ اطمینان رکھیں کہ سرِ دست تو ہم برسراقتدار نہیں آرہے ہیں لیکن اگر کبھی برسراقتدار آگئے تو ریڈیو سے صرف ان پروگراموں کو خارج کریں گے جو دین و اخلاق کے منافی ہیں۔ کرکٹ کمنٹری اس تعریف میں نہیں آتی۔

○

(۱۹۷۰ کے انتخابات سے تقریباً ۲۰ دن پہلے) آخری تنبیہہ کے طور پر' میں نے اسلام کے ان نام نہاد حامیوں کو' جنھوں نے مل کر جماعتِ اسلامی کو اپنا اصل ہدف بنا لیا تھا' خبردار کیا تھا کہ آپ جس حصار کو توڑنے پر اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں' یہ اگر ٹوٹ گیا تو الحاد و بے دینی' اشتراکیت اور صوبائی و لسانی تعصبات کے جو طوفان پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے اٹھ رہے ہیں ان کو روکنا آپ میں سے کسی کے بس کا روگ نہ ہو گا' اور آخر میں آپ سب کو پچھتانا ہو گا۔

○

مولانا جلال الدین عمریؒ نے "پیش لفظ" میں مولاناؒ کے ان خطوط کو بجا طور پر "بے ساختگی و برجستگی کا بہترین نمونہ" قرار دیا ہے۔ "ان سے مولانا کا اخلاق' ان کا انکسار اور خاکساری' سیاسی بصیرت' جرات و ہمت اور پامردی اور استقامت' غرض ان کی زندگی کے بہت سے گوشے سامنے آتے ہیں"۔

رضوی صاحب نے اپنی زندگی کے اس "سب سے بڑے سرمایے" کو جس عقیدت و محبت اور سلیقے کے ساتھ مدون کر کے پیش کیا ہے' اس کا تقاضا تھا اور مکتوب نگار کی شخصیت اور ان مکاتیب کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر بھی ان کے عکس شامل کتاب کرنا بہت مناسب' بلکہ ضروری تھا۔ اس سے مجموعے کی اہمیت دو چند ہو جاتی۔ موجودہ صورت میں یہ کمی بری طرح کھٹکتی ہے۔ امید ہے مرتب و ناشر اشاعتِ دوم میں اس کی تلافی کر دیں گے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اسلام ؟ : از شیخ علی طنطاوی' ترجمہ : سید شبیر احمد۔ ناشر: قرآن آسان تحریک' ۱۳' اے ۲۔ ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور ۱۸۔ صفحات ۳۲۰۔ قیمت ۳۰ روپے۔

معروف عرب دانش ور اور عالم شیخ علی طنطاوی کی مقبول عام کتاب "تعریف عام بدین الاسلام" کا ترجمہ' قرآن آسان تحریک کے ناظم سید شبیر احمد نے "اسلام ؟" کے نام سے شائع کیا ہے۔ مترجم کے خیال میں یہ کتاب ایک "تحقیقی کارنامہ" ہے جس میں شیخ طنطاوی نے موجودہ دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آسان اور سادہ زبان میں مکمل اسلام پیش کرنے کی سعی کی

ہے تاکہ :" ایک عام آدمی ایک ہی کتاب پڑھ کر کم از کم وقت میں اسلام کے بنیادی امور اور ضروریات دین سے واقف ہو جائے' اور اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکے"۔ سید صاحب مزید بتاتے ہیں کہ مصنف نے دین اسلام کے بارے میں عام انداز گفتگو سے ہٹ کر موجودہ دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر مسئلے کو عقل و درایت اور شعور و حکمت کے توسط سے پیش کیا ہے' اور جدید سائنسی اکتشافات کے ذریعے دین فطرت کو برحق ثابت کیا ہے۔

عقائد و ایمانیات اسلام سے بحث کرنے والی اس کتاب کا اسلوب بھی جداگانہ ہے۔ مصنف نے اپنی بات کو عمومی انداز کے بجائے باندازِ دگر کہنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و واقعات سے مثالیں دینے کے ساتھ ساتھ متعدد فلسفیوں اور مفکروں (ڈیکارٹ' کانٹ' امام غزالی وغیرہ) کے حوالے بھی دیے ہیں' تاہم ان کے ہاں سب سے بڑا حوالہ قرآن حکیم کا ہے --- شیخ علی طنطاوی کی ہر بات اور ہر نکتے کے پس منظر میں کلام پاک اور اس کے ساتھ علوم اسلامیہ' نیز جدید مغربی علوم خصوصاً" فلسفہ و منطق اور نفسیات کا گہرا مطالعہ جھلکتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انھیں بات کہنے کا سلیقہ دیا ہے اور وہ اپنا مفہوم عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ قاری تک موثر اور دل نشین انداز میں پہنچاتے اور اپنی بات کو قائل کر دینے والی مثالوں کی مدد سے واضح کرتے ہیں --- مثلاً : ایک جگہ اسلام اور مسلمان کے تعلق کو کس حسن و خوبی' اختصار و اجمال اور سادگی سے بیان کیا ہے :

> اسلام ہر وقت مسلمان کے ساتھ رہتا ہے' اور اسے بتاتا رہتا ہے کہ کیا چیز اس کے لیے مباح ہے اور کون سی حرام ہے۔ مسلمان خواہ تنہا ہو یا اپنے اہل خانہ کے ساتھ' تجارت کر رہا ہو یا کوئی اور کام' اسلام اس کا رہبر و رہنما ہے۔

شیخ علی طنطاوی نے اس کتاب کی تحریر و تالیف کی کہانی بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ میری چالیس کتابیں چھپ چکی ہیں جن کی ضخامت گیارہ ہزار صفحات سے زائد ہے لیکن میں اس بات پر بخوشی تیار ہوں کہ اپنے اس تمام علمی سرمائے سے دست بردار ہو جاؤں اور اللہ تعالٰی اس کے بدلے مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (خیال رہے کہ موجودہ کتاب مصنف کی موعودہ کتاب کا صرف ایک حصہ ہے)۔ اس سے خود مصنف کی نظر میں کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سید شبیر احمد صاحب عربی زبان کے عالم ہیں۔ انھوں نے ترجمہ اس عمدگی اور مہارت سے کیا ہے کہ ترجمے پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ ایک مثال دیکھیے :